بیوی تہجد ادا کرتی لیکن فرائض میں کوتاہی کرتی ہے! اور اس کی حالت اور بری ہو چکی ہے خاوند اس کے ساتھ کیا سلوك کرے ؟

زوجته تقوم الليل وتفرط في الفرض ! وتغير حالها إلى الأسوأ فكيف يتصرف معها ؟

[أردو - اردو - urdu]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434
IslamHouse.com

بیوی تہجد ادا کرتی لیکن فرائض میں کوتاہی کرتی ہے! اور اس کی حالت اور بری ہو چکی ہے خاوند اس کے ساتھ کیا سلوك کرے ؟

میں جوان ہوں اور تقریبا اڑھائی برس قبل شادی کی ہے الحمد للہ ہماری شادی کے ابتدائی ایام میں ہزار خیر پائی جاتی تھی، اور ہم کتاب اللہ اور ریاض الصالحین پر جمع تھے اور سوموار اور جمعرات کا روزہ بھی رکھتے، لیکن ۔ جیسا کہ ضرب المثل ہے ۔ کہ حالت ایك طرح کی رہنی محال ہے، ہماری شادی کے تین ماہ ہی گزرے تھے کہ اس بیوی کی حالت تبدیل ہوگی.

یہ انکشاف ہوا کہ یہ عورت تو ان عورتوں میں شمار ہوتی ہے جو نمازیں بروقت ادا نہیں کرتیں، اور بعض اوقات تو اکثر نمازیں ایك ہی وقت جمع کر کے ادا کرتی ہے، حالانکہ بعض اوقات تو میری بیوی تہجد بھی ادا کرنے کا اہتمام کرتی ہے، اور رات کو بیدار رہنے کا اسے عشق ہے، جس کی بنا پر سارا دن سوئی رہتی ہے.

گھر میں ڈش نہیں تھی تو بیوی کے مطالبہ پر تقریبا چھ ماہ قبل میں نے ڈش چینل کا اضافہ کردیا، اس پر مستزاد یہ کہ اس کے نزدیك خاوند کی کوئی اہمیت نہیں وہ اس کا اہتمام نہیں کرتی، اکثر طور پر ہم بستری سے انکار کرتی ہے، اور اس سلسلہ میں کثرت سے کر لیں کر لیں گے کہتی رہتی ہے.

حالانکہ اسے علم ہے کہ خاوند اسے اس کی سزا کا بھی علم ہے؛ اور پھر اس کے پاس اسلامی علوم میں بی اے کی ڈگری بھی ہے!! اور جب میں اس سے ناراض ہوتا ہوں تو پھر بھی اس پر کوئی اثر نہیں ہوتاگویا کہ یہ چیز تو اس کے لیے عام حیثیت رکھتی ہے، کتنی بار اسے بستر پر الگ چھوڑا ہے لیکن اس پر کوئی اثر ہی نہیں.

اور کئی بار تو دوسرے لوگوں نے اس کی اصلاح کے لیے دخل اندازی کی ہے لیکن افسوس کہ اس کی حالت پہلے سے بھی خراب ہوئی ہے، اس پر مستزاد یہ کہ اس میں دائمی عناد پایا جاتا ہے، وہ بڑی شدت سے اس پر قائم ہے چاہے غلطی پر ہی ہو، اس کے ہاں تو معذرت کا اسلوب پایا ہی نہیں جاتا کہ وہ کبھی معذرت بھی کر سکتی ہے، برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ اس کا حل کیا ہے ؟

الحمد للہ:

اول:
اے خاوند آپ پر واجب ہے كہ آپ اپنى اس بيوى كو سمجھائيں اور اسے اللہ كى ياد دلائيں، اور خاص كر نماز كے مسئلہ ميں، يہ ضرورى ہے كہ آپ كو علم ہو كہ جان بوجھ كر ايك نماز ترك كرنے والا حتى كہ نماز كا وقت ہى نكل جائے تو اس كے كافر ہونے ميں علماء كرام كا اختلاف ہے.

سلف اور خلف علماء كرام ميں سے كچھ نے اسے كافر قرار ديا ہے، بلكہ بعض علماء نے تو سلف رحمہ اللہ كا اس كے كافر ہونے پر اجماع نقل كيا ہے، تو پھر يہ عورت كس طرح راضى ہوتى ہے كہ وہ اپنے آپ كو ايسى حالت ميں ركھے جس ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے.

اور اسى طرح ہم اس كے نمازوں كو وقت پر ادا نہ كرنے اور ان ميں كوتاہى كرنے كى حالت ميں كہيں گے، لہذا اس طرح كى عورت كو ہدايت و راہنمائى دينے ميں اسباب صرف كرنے كے بعد بھى راہ راست پر نہ آئے تو عقد زوجيت ميں ركھا جائز نہيں.
شيخ محمد بن صالح العثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص نہ تو فجر كى نماز باجماعت ادا كرتا ہے، اور نہ ہى اكيلا نماز ادا كرتا ہے، اور باقى نمازيں بھى اپنى مرضى كے مطابق ادا كرتا ہے، كيا اسے كافر شمار كيا جائيگا يا نہيں ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:
" اس مسئلہ ميں علماء كرام كا اختلاف پايا جاتا ہے ـ جو شخص بغير كسى عذر كے ايك نماز ترك كر دے حتى كہ نماز كا وقت ہى جاتا رہے ـ بعض علماء نے اسے كافر قرار ديا ہے، اور بعض سلف رحمہ اللہ كا قول يہى ہے، اور بعض خلف علماء بھى يہى كہتے ہيں، اور وقت حاضر ميں ہمارے شيخ عبد العزيز بن باز رحمہ اللہ كى رائے يہ ہے كہ:

اگر کوئی شخص بغیر عذر کے نماز ترك کردے حتی کہ نماز کا وقت ہی نکل جائے تو وہ کافر ہے، لیکن میری رائے یہ ہے کہ اسے اسی وقت کافر قرار دیا جائیگا جب وہ بالکل نماز ترك کریگا، اور جو شخص نماز کی فرضیت کا اقرار کرنے کے ساتھ ساتھ کبھی نماز ادا کرے اور کبھی ترك کر دے تو اسے کافر قرار نہیں دیا جائیگا.
لیکن وہ اللہ کے بندوں میں سب سے زیادہ فاسق شمار ہو گا.... چنانچہ اس کا گناہ زناکاری اور شراب نوشی اور قتل سے بھی زیادہ بڑا ہے... "

دیکھیں: لقاءات الباب المفتوح (١٦٨) سوال نمبر (٦).

اس بیوی کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ نماز بروقت ادا نہ کرنا کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے، اور وہ نمازیں جو وقت کے بعد ادا کی جائیں تو وہ نمازیں قبول نہیں، ان کا ادا کرنا یا نہ کرنا برابر ہے، اے خاوند اس لیے آپ پر واجب ہے کہ آپ اپنی بیوی پر اس معاملہ میں سختی کریں، یا تو نماز کی بروقت پابندی کرائیں یا پھر اس بیوی کو چھوڑ دیں اور علیحدگی اختیار کریں.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

میری شادی میرے ماموں کی بیٹی سے ہوئی ہے، اور اس سے میرا ایك بچہ بھی ہے، وہ نہ تو نماز ادا کرتی ہے اور نہ ہی رمضان المبارك کے روزے رکھتی ہے، مجھے خدشہ ہے کہ کہیں اس کا گناہ میرے ذمہ نہ ہو، میں اس معاملہ سے بہت پریشان ہوں، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں، اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے.

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:
" ماضی میں آپ کی بیوی نماز ترك کرتی اور روزے نہیں رکھتی تھی اور اس عرصہ میں آپ کا اس سے معاشرت کرنا گناہ کا باعث ہے، اور آپ نے اسے نصیحت کرنے کی بھی کوشش نہیں کی، اور نہ ہی اس کے ساتھ اپنے معاملہ میں دور اندیشی اختیار کی.

لیکن آج بھی اگر معاملہ ایسا ہی ہے کہ وہ نماز روزہ ترك کرتی ہے تو پھر آپ اس کے نماز روزے اور دوسرے دینی فرائض کی پابندی کرانے کی کوشش کریں، اور اس میں اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد و معاونت حاصل کریں، اور پھر اپنے اور اس کے زندہ والدین اور رشتہ داروں سے تعاون حاصل کریں کہ وہ اسے نصیحت کریں.

اگر تو وہ اطاعت کرلے اور اللہ کے ہاں توبہ و رجوع کر لے اور نماز ادا کرنے لگے تو الحمد للہ، آپ اس کے ساتھ حسن معاشرت اور حسن سلوك کریں، اور اگر وہ ترك نماز اور روزے ترك کرنے پر مصر ہو تو آپ اسے طلاق دے دیں، یہ یاد رکھیں کہ اللہ کے پاس جو کچھ ہے وہ آپ کے لیے بہتر ہے، واللہ المستعان؛ کیونکہ نماز ترك کرنا کفر اور اسلام سے ارتداد ہے کیونکہ حدیث میں ہے:
آدمی اور شکر و کفر کے مابین نماز ترك کرنا ہے "
اسے مسلم نے روایت کیا ہے.
اور ایك حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہمارے اور ان (کافروں) کے مابین عہد نماز ہے، چنانچہ جس نے بھی نماز ترك کی اس نے کفر کیا "
اسے ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے.
اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
{ تم کافروں کی عصمت کو روك کر مت رکھو }الممتحنۃ (١٠).

الشیخ عبد العزیز بن باز.

الشیخ عبد الرزاق عفیفی.

الشیخ عبد اللہ بن غدیان.

الشیخ عبد اللہ بن قعود.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (١٨ / ٢٨٣ - ٢٨٤).

دوم:

آپ کو چاہیے کہ اپنی بیوی کو خاوند کے حقوق کی یاد دہانی کرائیں، کہ خاوند کی اطاعت کرنا واجب ہے.
اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:
{ مرد عورتوں پر حاكم ہيں اس وجہ سے كہ اللہ تعالى نے ايك كو دوسرے پر فضيلت دى ہے، اور اس وجہ سے كہ مردوں نے اپنے مال خرچ كيے ہيں }النساء (٣٤).

اور یہ کہ بیوی کے لیے خاوند کی دعوت مباشرت کو رد کرنا اور اس سے انکار کرنا حلال نہیں، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کی دعوت مباشرت سے انکار کرنے والی عورت کو ڈراتے ہوئے فرمایا:

جب خاوند اپنی بیوی کو مباشرت کے لیے اپنے بستر پر بلائے اور بیوی نہ آئے اور خاوند اس پر ناراض ہو کر رات بسر کرے تو صبح ہونے تك فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (٣٠٦٥) صحیح مسلم حدیث نمبر (١٧٣٦).

اسی طرح بیوی کے لیے خاوند کی نافرمانی اور خاوند سے اعراض کرنا حلال نہیں، اللہ سبحانہ و تعالی نے اس پر شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے خاوند کی اطاعت کرنا واجب کي ہے اور رات کو بیدار رہ کر دن کے وقت واجبات و فرائض کو ضائع کرتی ہے یہ ایك برائی ہے، اس کے لیے یہ عمل جاری رکھنا حلال نہیں ہے.

چہارم:

رہا مسئلہ کہ اس سلسلہ میں بیوی کے ساتھ کیا کرنا چاہیے، تو آپ اسے دعوت دینے اور نصیحت کرنے میں پوری حکمت سے کام لیں اور نرم رویہ اختیار کرتے ہوئے بغیر سختی کیے اسے ان غلط اعمال سے روکیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی بڑا نرم و رحم کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے، اور نرمی اختیار کرنے پر وہ کچھ عطا کرتا ہے جو سختی کرنے پر عطا نہیں کرتا، اور وہ کچھ جو اس کے علاوہ کسی اور پر عطا نہیں فرماتا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (۲۵۹۳).

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس چیز میں بھی نرمی آ جاتی ہے اسے خوبصورت بنا دیتی ہے، اور جس چیز سے نرمی کھینچ لی جائے وہ بدصورت ہو جاتی ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (۲۵۹٤).

زانہ: یعنی اسے خوبصورت بنا دیتی ہے.

شانہ: یعنی اسے عیب دار اور بدصورت کر دیتی ہے.

بیوی کی اصلاح اور اس کی ہدایت کے لیے آپ کئی ایك طریقہ اختیار کر سکتے ہیں جن میں سے چند ایك درج ذیل ہیں:

۱ ـ بیوی سے براہ راست خود نرمی اور محبت کے ساتھ مخاطب ہوں اور اسے سمجھائیں.

۲ ـ بیوی کے خاندان اور رشتہ داروں میں سے یا پھر اس کی سہیلیوں میں سے کسی ایك سے بیوی کی اصلاح میں معاونت حاصل کریں.

۳ ـ بیوی کو لے کر عمرہ کرنے جائیں، اور حرم مکی میں پابندی کے ساتھ نماز ادا کریں.

٤ ۔ بیوی کو اچھی اور فائدہ مند کیسٹیں اور سی ڈیز سنائیں، اور نفع مند کتابیں اور پمفلٹ لا کر دیں تا کہ اس کو اپنے ذمہ حقوق کا علم ہو سکے، اور آپ اسے آخرت یاد دلائیں.

٥ ۔ آپ نے گھر میں جو ڈش لگائی ہے اس سے مکمل طور پر چھٹکارا حاصل کریں، یا پھر صرف وہ چینل رکھیں جس سے فائدہ ہو یعنی المجد اور الحکمۃ چینل.

٦ ۔ آپ کچھ دوسرے ایسے اسباب تلاش کرنے کی کوشش کریں جن کی بنا پر اس کی حالت میں تبدیلی آئی ہو، مثلا اس کی کوئی غلط قسم کی اور خراب حالت والی سہیلی ہو، یا پھر کوئی غلط پڑوسن یا قریبی رشتہ دار ہو اور آپ اسے اس قسم کی عورت سے ملنے سے منع کر دیں.

٧ ۔ اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کریں کہ اللہ تعالی اسے ہدایت نصیب فرمائے، اور اس کی اصلاح کرے.

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .